مؤتمر کے تیسرے اجلاس میں، ممالک اسلامیہ اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے مسائل پر غور و فکر اور ان کے حل تلاش کرنے کے لئے پانچ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۱ ۔ لجنة الدعوة الاسلامیه

(مجلس تبلیغ اسلام)

یہ ۴۵ ارکان پر مشتمل تھی۔ اسے اسلامی دعوت کی نشر و اشاعت کے وسائل اور طریق کار کے بارے میں سفارشات پیش کرنا تھا۔

۲ - لجنة الاقتصادیه والاجتماعیه

(مجلس امور اجتماعی و اقتصادی)

یہ ۲۵ اراکین پر مشتمل تھی۔ عالم اسلامی کے معاشرتی و اقتصادی مسائل پر بحث و تمحیص اور ان کے بارے میں سفارشات پیش کرنا، اس کے ذمہ تھا۔

۳ ۔ لجنة الثقافة

(مجلس ثقافت)

یہ ۳۷ اراکین پر مشتمل تھی۔ ثقافت اسلامی کو دور حاضر کے جو تقاضے در پیش ہیں اور بیرونی اثر و نفوذ سے اس کا جو مقابلہ ہے اس پر غور و فکر اور اس کے بارے میں عملی تجاویز پیش کرنا اس کے ذمہ تھا۔

٤ - لجنة التضامن الاسلامی

(مجلس اتحاد اسلامی)

یہ مجلس ۳۰ ارکان پر مشتمل تھی۔ اسے عالم اسلامی کے اتحاد کے ضمن میں تجاویز و سفارشات پیش کرنا تھی۔

۵ ۔ لجنة القضایا الاسلامیه وتقریر المصیر

(مجلس قضایائے اسلامی اور حق خود ارادیت)

یہ ۵۱ ارکان پر مشتمل تھی۔ دنیائے اسلام کے تنازعات اور مسلم اقلیتوں کے مسائل پر غور و خوض کے بعد سفارشات پیش کرنا اس کے ذمے تھا۔

*

آئندہ صفحات میں انہی مجالس کی سفارشات پیش کی جارہی ہیں۔

مجلس تبلیغ اسلام

اس امر کے پیش نظر کہ شرعی ممنوعات کو جائز ٹھیرانے اور ذہنی و فکری ارتداد کی دعوت دینے والے اپنی مقصد برآری کے لئے ادب ، ثقافت اور تصنیف و تالیف کو اپنا سب سے اہم ذریعہ بناتے ہیں - اور یہ کہ تبلیغ اسلام کے لئے اس فکری سیلاب کو روکنے کی سخت ضرورت ہے - مزید برآں ان لا دینی و ملحدانہ تحریکوں کا مقابلہ جو ادب و ثقافت کا پردہ اوڑھے ہوئے ہیں- صرف ان جیسے ہتھیاروں ہی سے ہو سکتا ہے — مؤتمر اسلامی کی مجلس تبلیغ اسلام مندرجہ ذیل سفارشات کرتی ہے -

۱ - مکہ یا مدینہ میں تبلیغ و ارشاد کا ایک مرکزی ادارہ قائم کیا جائے ، جس کا کام اسلام کے مبلغ تیار کرنا ہو -

۲ - ایک اسلامی مجلس جو دنیائے اسلام کے مختلف علاقوں کے علمائے اسلام پر مشتمل ہو ، قائم کی جائے - وہ شبہات کی وضاحت اور ان کے رد میں اسلام کے جو دلائل ہیں ' ان کی تشریح کرے - دین کے اصول و مبادی ' آج کی علمی ضرورتوں اور عہد حاضر کے تقاضوں میں ہم آہنگی و مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اسلامی مشکلات کا حل پیش کرے -

۳ - تمام اسلامی دنیا کے مدارس اسلامیہ کے لئے مختلف زبانوں میں اسلامی تعلیم و تربیت پر اچھی قسم کی کتابوں کی ترتیب و تالیف - مسلمان ملکوں کی حکومتوں کو اس پر آمادہ کرنا کہ وہ کسی صالح نظام تربیت کے تعین پر جو اسلام کے اصول و مقاصد سے ہم آہنگ ہو ، متفق ہو جائیں - اور اس سلسلے میں ایسے اجتماع ہوں ، جن میں تعلیم و تربیت کے مسلمان ماہرین شریک ہو کر ان امور پر غور و فکر کیا کریں -

۴۔ عالم اسلامی کے مختلف ریڈیو نشریات کے اصحاب اختیار سے صلاح و مشورہ کے بعد ایک علمی تنظیم کے تحت ''صوت الاسلام'' کی ریڈیو نشریات مختلف زبانوں میں ہوں - اور پوری اسلامی دنیا میں اسلام کے بارے میں بہتر سے بہتر جو لکھا گیا یا کہا گیا ہو، اس میں سے ان کے لئے انتخاب کیا جائے -

۵۔ یہ ایک حقیقت کا اعتراف ہے اور ضروری ہے کہ مملکت سعودی عرب اور اس کے فرمانروا شاہ فیصل اسے محسوس کریں کہ حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) کو اس ارشاد کا مرکز ھدایت اور کل عالم کے لئے نور اسلامی کا منبع و مصدر ہونا چاہیئے -

۶۔ علمائے اسلام کی ایک مجلس تشکیل کی جائے ، جس کا صدر مقام مکہ مکرمہ ہو۔ اور وہ ان مقامات مقدسہ میں آنے والوں کے سامنے مختلف اسلامی مسالک و مذاہب کے صحیح صحیح تشریح کرے ۔ ایک ایسی علمی مجلس کا قیام عمل میں لایا جائے ۔ جو حج کے دنوں میں آلات مکبر الصوت (لاؤڈ سپیکروں) کے ذریعہ مختلف زبانوں میں ہر اہم مقام پر مناسک حج اور دوسری ضروری چیزوں کے بارے میں ھدایات دے ۔ مطوفوں اور معلموں کو اسلامی آداب کی تربیت دینے کے لئے تربیتی کورس کا انتظام کیا جائے ۔

۷۔ قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق ایک دائرہ معارف (انسائیکلو پیڈیا) کی ترتیب ، جس میں تمام دینی ، کائناتی ، عربی اور جدید علوم پر بحث ہو۔

۸۔ افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک مضبوط تنظیم کا قیام - جو اس پروپیگنڈے کا جو استعمار ، عیسائی مشنری اور صیہونی مراکز اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے کر رہے ہیں ، مقابلہ کرے۔ اسلامی ملکوں کی طرف سے افریقہ میں جو مدرس اور واعظ و مبلغ بھیجے گئے ہیں ، اس سلسلے کو جاری رکھا جائے ۔

۹- افریقه میں کام کرنے کے لئے مسلمان استادوں ، انجینیئروں اور ڈاکٹروں کی حوصله افزائی کی جائے - اور مسلمان حکومتوں کو آماده کیا جائے که ان کے جو باشندے افریقه میں مقیم هیں - وه اپنی تنظیمیں بنائیں اور افریقی مسلمانوں کی مدد کریں -

۱۰- اسلامی حکومتوں کو چاهیئے که وه اپنے هاں کی عوامی اسلامی تنظیموں کی مدد کریں -

۱۱- مختلف مقامات پر علاقائی اسلامی اجتماع منعقد کرنے کی حوصله افزائی کی جائے اور ان میں رابطة العالم الاسلامی کے زیر اهتمام مسلمانوں کے مفادات پر باهم مبادله خیالات هو -

۱۲- وه علاقے جهاں شفاخانوں کی ضرورت هے ، وهاں اسلامی شفاخانے کھولے جائیں اور ان سے اسلام کی دعوت و ارشاد کا کام لیا جائے -

مجلس امورِ اجتماعی و اقتصادی

مجلس امور اجتماعی و اقتصادی نے مندرجہ ذیل نکات پر اپنی سفارشات کے سلسلے میں غور و خوض کیا ۔

۱۔ اسلام بذات خود ایک مستقل نظام ہے۔ اور وہ انسانی مشکلات کو حل کر سکتا ہے ۔

۲۔ اسلامی ملکوں کی اقتصادی پس ماندگی کا مسئلہ ۔ جب کہ خود اسلام کے اصل مقصد میں بھوکے کو کھلانا اور خوف زدہ کو امن دینا شامل ہے ۔ اس لئے آج کے اقتصادی نظام اسلامی ملکوں کی اقتصادی پس ماندگی کا علاج نہیں ہیں ۔

۳۔ اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی متوقع مؤتمر سے فائدہ اٹھا کر پورے عالم اسلام کے لئے متحدہ اقتصادی منصوبہ بندی کے ذریعہ وسیع پیمانے پر پیداوار بڑھانے کی تجویز اور حکومتی دوائر میں اس پر عمل ۔

۴۔ فنی قسم کے بہت سے اقتصادی مسائل کی موجودگی کے پیش نظر ایک مستقل اقتصادی مجلس کے قیام کی ضرورت ۔

۵۔ اسلام کی نظر میں فرد کا معاشرے میں کیا مقام ہے ۔ اور معاشرے سے فرد کا کیا تعلق ہے ۔ ایک مہذب کامل اور ارتقا پذیر معاشرے کی حیثیت سے اسلامی معاشرے کی خصوصیات کی وضاحت ۔

مجلس امور اجتماعی و اقتصادی کی سفارشات

۱- مجلس اس امر کا اثبات کرتی ہے کہ اسلام بذات خود ایک مستقل نظام ہے اور وہ انسانی مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ فرد کا تعلق معاشرے سے اور فرد اور معاشرے کے آپس کے حقوق و واجبات اس طرح معین کرتا ہے کہ اس سے کفالت کی ضمانت ہوتی ہے۔ نیز اسلام فرد کی، بحیثیت ایک وجود کے جسے اللہ نے عزت بخشی ہے اور بلحاظ ایک صحت مند معاشرے کی مضبوط اساس کے، انسانیت اور آزادی کی حفاظت کرتا ہے۔ اور وہ اسلامی معاشرے کی اس طرح نشان دہی کرتا ہے کہ علم اور تہذیب و تمدن کے میدان میں اس کا ارتقاء، اس کی نشو و نما اور آگے بڑھنا یقینی ہو جاتا ہے۔

۲- مجلس کی رائے میں اس وقت اسلامی ملک اس مقام پر کھڑے ہیں، جہاں سے متعارض سمت جانے والے راستے نکلتے ہیں۔ یہ ملک اپنی اقتصادی پس ماندگی کے مرحلے کو طے کرکے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ کبھی وہ اپنا رخ مختلف اشتراکی نظاموں کی طرف کرتے ہیں اور کبھی ان کا رخ سرمایہ دارانہ جمہوری نظاموں کی طرف ہوتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ راستے ان کو کبھی ساحل امن و امان کی طرف نہیں لے جاسکتے۔ کیونکہ یہ ہر دو قسم کے نظام انسانی مشکلات کو حل کرنے سے قاصر ہیں، جیسا کہ تجربے نے ثابت کردیا ہے اور یہ عالمی امن قائم نہیں کر پائے۔ چنانچہ مجلس کی رائے میں اس مقصد کے حصول کے لئے تعلیمات اسلام کے اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

۳- مجلس اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ فنی قسم کے بہت سے اقتصادی مسائل کے پیش نظر، جن سے اسلامی اقتصادیات پر بحث کرنے والے کو سابقہ پڑتا ہے، مؤتمر اسلامی، اقتصادی مباحث کے لیے ایک مستقل مجلس کا قیام عمل میں لائے، جس کے اپنے ارکان

هوں ۔ یہ مجلس مختلف موضوعات کو ان کے ماہرین کے سپرد کرے اور ایک معین مدت میں وہ ان پر اپنی رائیں دیں - جن پر بحث و نظر کے لئے خصوصی ماہرین کو مدعو کیا جائے ۔ اور آخر میں مؤتمر ان کے بارے میں فیصلہ کرے۔

۴۔ اس امر کے پیش نظر کہ جدید اقتصادیات کا دارو مدار بنیادی طور سے بڑے پیمانے کی پیداوار پر ہے - اور چونکہ اکثر اسلامی ملک چھوٹے چھوٹے ہیں اور ان کے مخصوص حالات اور متفرق صلاحیتیں انہیں بڑے پیمانے پر پیداوار بڑھانے سے مانع آتی ہیں - اور آج یہ پیداوار پوری انسانیت کے مفادات کے لئے ضروری ہے ' اس لئے یہ مجلس سفارش کرتی ہے کہ مؤتمر اسلامی ممالک اسلامیہ کو متحدہ اقتصادی منصوبہ بندی کے اصول کی دعوت دے۔ نیز وہ سفارش کرتی ہے کہ اسلامی ملکوں کی سربراہوں کی مؤتمر میں جو انشاء اللہ جلد منعقد ہوگی ۔ اس مسئلے کو ایجنڈا میں رکھا جائے۔

۵۔ مجلس اس امر کا اثبات کرتی ہے کہ شریعت کی مقررہ حدود کے اندر انفرادی ملکیت اور انفرادی حقوق محفوظ اور قابل احترام ہیں ۔ تمام اموال اللہ کی ملکیت کے حکم میں آتے ہیں - اس نے اپنے بندوں کو ان اموال کے بارے میں اپنا نائب بنایا ہے کہ وہ انہیں خرچ کریں اور اپنی اور جماعت کی مصلحت کے مطابق ان میں تصرف کریں ۔

۶۔ اسلامی معاشرے میں ایک فرد کا یہ مسلمہ اور ثابت شدہ حق ہے کہ بے کاری، بیماری، معذوری، احتیاج و غربت، بڑھاپے اور ان تمام حالات میں جن میں کہ وہ وسائل معاش سے اس طرح محروم ہوجائے کہ اس میں اس کے ارادے کا کوئی دخل نہ ہو ' اس کی معاشی کفالت ہو ۔

مجلس ثقافت

استعمار اور اس سے پہلے مسلمانوں کا جو دور انحطاط تھا ' اس نے مسلمانوں کی ثقافتی زندگی کے تمام دوسرے شعبوں میں بہت برے اثرات چھوڑے ھیں - ان کے چند اھم مظاھر یہ ھیں -

۱ - بیرونی افکار کی یلغار — افکار کی یہ یلغار کئی انواع کی ھے - اور یہ مسلمانوں کے باھمی افتراق اور ان کے فکری اور مقصد حیات کے اختلاف کا موجب بنی - پھر بیرونی افکار کی یہ یلغار نہ صرف اسلام کے مخالف بلکہ اس سے متضاد ھے اور اس کی وجہ سے مسلمان زندگی کے تمام شعبوں میں اسلام سے دور ھو گئے- یہ شعبے فکری اور اخلاقی ھیں ' اور اجتماعی سیاسی اور اقتصادی بھی -

۲ - ان پرانے فرسودہ طریقوں اور عادات و تقالید پر اصرار ' جن کا کہ دین سے کوئی تعلق نہیں -

۳ - ایک سے زیادہ اور ایک دوسرے سے مختلف تعلیمی نظاموں کا وجود - ان میں سے ایک تو پرانا دینی نظام ھے - اور دوسرا جدید علمانی (سیکولر) -

ان نقائص کے تدارک، ان روگوں کے علاج، مسلمانوں کی وحدت کو بحال کرنے اور انہیں صحیح اسلامی زندگی کی طرف لانے کے لئے مؤتمر حسب ذیل سفارشات کرتی ھے -

۱- ایک ایسے ثقافتی نظام کا قیام ' جس کی اساس و روح ایک وحدت ھو - اس میں تمام مسلمان شریک ھوں - اور اس طرح وہ

اپنے آپ کو ان ثقافتی و فکری نظاموں سے جو اسلام کے اصول اور عقائد کے خلاف ہیں ' آزاد کریں - اور در اصل حقیقی آزادی یہی ہے - نیز یہ ثقافتی نظام آج کی ترقی یافتہ زندگی کی جملہ ضرورتیں پوری کرے - یہ نظام بنفسہ اسلام اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے مستفیض ہو -

۲- ابتدائی و ثانوی تعلیم کا بالخصوص نیز اعلیٰ تعلیم کا ایسا نصاب ہونا چاہیئے کہ اس کا تمام درسی مواد اسلام کے رنگ میں رنگا ہوا ہو تاکہ نئی نسل فکر اسلامی کی ایسی فضا میں زندگی گزارے ' جو لا دینی افکار کی فضا سے آزاد ہو - یہ لا دینی افکار بعض علوم اور درسی مواد ' خاص طور سے تاریخ ' فلسفہ اور علم الاجتماع وغیرہ میں مل ملا کر مسلمانوں کے ہاں سرایت کر آئے ہیں - ہمارا نیا نصاب ایسا ہونا چاہیئے کہ اس کے عام درسی مواد اور تربیت دینی کے مضمون میں پوری ہم آہنگی و تعاون ہو -

۳- اس نئے نصاب تعلیم کے مطابق افراد اور علمی انجمنوں سے درسی کتابیں لکھوانے کی کوشش کی جائے - تعلیم کے تمام درجوں — ابتدائی ' ثانوی اور جامعی — میں اسلام اور اس کے اصولوں کی تعلیم کا اہتمام ہو - اور یہ تعلیم نئے طریقوں اور جاذب و ترقی یافتہ اسلوبوں پر ہونی چاہیئے -

۴- دینی تعلیم میں عقائد و اصول کے معاملے میں جزئیات و تفصیلات سے زیادہ ان عمومی و کلی مبادی کو اہمیت دی جائے - جو مسلمانوں کو متحد و مجتمع کرنے والے ہیں - اور اس سلسلے میں مختلف مذاہب اسلامیہ کے اصولوں کی وحدت ، فقہ کے تفصیلی اختلافات میں عدم تعصب اور فرقہ وارانہ عصبیت سے بچنے کا شعور پیدا کیا جائے - یہی وہ چیزیں ہیں ، جنھوں نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں کمزور کر دیا ہے اور ان کے باہمی جزوی اختلافات سے ان کے دشمنوں کو ان کے خلاف مدد مل رہی ہے -

۵- دینی تعلیم ایسے امور پر مشتمل ہو کہ یقین بخش اسالیب اور منطقی و علمی طریقوں سے عہد حاضر کی مشکلات کا جواب دیا جا سکے - اس جواب سے شبہات دور ہوں - مخالف اسلام فلسفوں اور مذاہب کے نقائص اور کوتاہیاں نظروں کے سامنے آجائیں - اور تمام دوائر حیات میں اسلام کی جو خوبیاں ہیں ، وہ اجاگر ہو سکیں -

۶- یہ دینی تعلیم صرف عقلی پہلوؤں تک محدود نہ ہو - بلکہ اس سے اسلامی عواطف و جذبات پیدا ہوں - قلبی و نفسیاتی بیداری ہو - اس کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم عملی بھی ہو - اور اس سے اسلامی عادات پیدا ہوں - اس تعلیم میں عملی وسائل سے پوری مدد لی جائے - اور وہ اس طرح کہ تمام مدارس ، تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں لازمی طور پر مسجدیں ہوں اور ان میں باقاعدہ نماز ادا کی جائے -

۷- ٹریننگ کالجوں اور وہ انسٹی ٹیوٹ جہاں استادوں کی تربیت ہوتی ہے - ان پر خاص توجہ دی جائے - وہ اسلامی اساس پر قائم ہوں اور ان میں دینی تربیت ، اس کے اسالیب اور اسلامی ثقافت کا خاص خیال رکھا جائے -

۸- اسلامی ممالک کی یونیورسٹیوں اور درس گاہوں میں موجودہ اسلامی دنیا اور اس کے جغرافیے کو بطور ایک مضمون کے پڑھایا جائے -

۹- تاریخ اسلام اور اسلامی تہذیب کی تدریس پر خاص زور دیا جائے - اور پرانی کتابیں ، اسلام کے قدیم آثار کے کوائف اور تاریخ اسلام کے شاندار کارناموں کے مقامات پر مشتمل چیزیں چھاپ کر اسلام کے تہذیبی ورثے کو زندہ کیا جائے - اس سلسلے میں مسلمان علمائے تاریخ کی ایک مجلس تشکیل کی جائے - جو

اسلامی تاریخ پر ایسی کتابیں مرتب کریں جو ان تمام رجحانات اور تحریفات سے پاک ہوں جو آج کل اکثر مترجم اور تصنیف کردہ کتابوں میں پائی جاتی ہیں ۔

۱۰۔ مسلمانوں کی گھریلو زندگی کو ٹھیک کیا جائے ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسلمان لڑکیوں کو اچھی تربیت اور صحیح اسلامی تعلیم دی جائے اور لڑکیوں کی تعلیم کو اجنبی تعلیمی نظاموں سے آزاد کر کے ان کے لئے ایک مستقل خصوصی تعلیمی نظام ترتیب دیا جائے ، جس کے ماتحت تمام مراحل میں لڑکیاں لڑکوں سے الگ تعلیم حاصل کریں ۔ اس تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ مسلمان لڑکیوں کی اس طرح تعلیم و تربیت ہو کہ ان میں اور اجتماعی زندگی میں ان کا جو عملی مقام ہے ۔ ان دونوں میں پوری ہم آہنگی ہو ۔ ان کا دین ، ان کے اخلاق اور ان کی اسلامی عادات محفوظ رہیں ، اور ان تک جدید مغربی زندگی کی خرابیاں خاص طور سے آزادی نسواں کی خرابیاں سرایت نہ کرسکیں ۔

* * *

مجلس اتحادِ اسلامی

۱۔ مؤتمر اسلامی میں فرماں روائے مملکت سعودی عرب شاہ فیصل بن عبدالعزیز نے اپنی افتتاحی تقریر میں تمام اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی مؤتمر منعقد کرنے کی تجویز کا جو خیر مقدم کیا ہے، اس کی تائید کرتے ہوئے، نیز چونکہ مسلمانوں کی عمومی حالت اور عام ضرورت بھی اس امر کی مقتضی ہے کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے، اس کے پیش نظر یہ مؤتمر الاخ (بھائی) فیصل سے توقع کرتی ہے کہ وہ مسلمان سربراہوں کی مؤتمر بلانے کی تجویز کو عملی جامہ پہنائیں گے اور اس ضمن میں امکانی حدود میں جو اقدامات وہ مناسب سمجھتے ہیں، کریں گے۔

۲۔ اتحاد اسلامی کے بارے میں ایک جامع یادداشت شائع کی جائے، جس میں پوری اسلامی دنیا کو اتحاد سے جو فائدے پہنچیں گے، ان کا ذکر ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس راہ کی جو مشکلات ہیں، ان کا بھی بیان ہو۔ مثلاً: دینی شعور کا ضعف، مذہبی فرقہ وارانہ تعصب اور مباحات کی زیادتی، مختلف اسلامی ملکوں کے مفادات کا باہمی تناقض، اتحاد اسلامی کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے خلاف غیر مسلم اثر و نفوذ، غیر اسلامی بیرونی افکار — اس کے علاوہ اس یادداشت میں ان وسائل سے بھی بحث ہو، جن سے ان مشکلات کو دور کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں اس امر کی صراحت کردی جائے، کہ مسلم سربراہوں کی مؤتمر کی تجویز کا مقصد غیر مسلم مذہبی گروہوں کی مخالفت نہیں، بلکہ اس کا مقصد مسلمانوں کی شیرازہ بندی ہے تاکہ وہ عالمی امن کے قیام اور بہتر زندگی کو بروئے کار لانے میں ایک قوت بن سکیں، رابطہ العالم الاسلامی اس یاد داشت کی طباعت و اشاعت کا انتظام کرے۔

۳- رابطۂ العالم الاسلامی صحیح اعداد و شمار اور مستند حالات پر مشتمل یاد داشتیں شائع کرکے دنیائے اسلامی میں بیداری کی مہم چلائے اور مسلمانوں میں باھمی اتحاد و تعاون کے لئے جو اسلامی تحریکیں کام کر رھی ھیں، ان کی مدد کرے۔

۴- علمائے کبار اور اھل الرائے کی ایک مجلس بنائی جائے، جس کا کام مسلمانوں کے آپس کے اختلافات و نفرت کو دور کرنا اور باھمی خونریزی کا انسداد ھو۔

۵- سالانہ فریضۂ حج سے زیادہ سے زیادہ '' منافع '' حاصل کرنے کے لئے کوئی عملی پروگرام وضع کیا جائے۔

۶- عالم اسلامی کی ایک ڈائرکٹری (دلیل) مدون کی جائے جو مختلف زبانوں میں شائع ھو اور اس میں تمام ملکوں کے مسلمانوں کے حالات، اسلامی تنظیمات اور ان کی سرگرمیوں کے کوائف اور ان کے پتے وغیرہ درج ھوں۔

(ب) مکہ معظمہ میں ایک اسلامی ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

۷- مسلمان حکومتوں کے درمیان مختلف سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی میدانوں میں زیادہ سے زیادہ عملی تعاون کے لئے رابطۂ العالم الاسلامی بین الاسلامی اتحاد (جامعہ اسلامیہ) کی ضرورت پر زور دیتا ھے۔

۸- یہ مؤتمر حکومت ترکی کے ان اقدامات کا خیر مقدم کرتی ھے، جو اس نے اپنے پڑوسی اسلامی ملکوں سے قریب ھونے اور ان سے تجدید روابط کے سلسلے میں، بالخصوص مسئلہ فلسطین کے بارے میں کئے ھیں، اور وہ ان نیک و پسندیدہ اقدامات کے متعلق پوری اسلامی دنیا کی اس آرزو کا اظہار کرتی ھے کہ وہ ترکی تاریخ اور ترک قوم کی خدمت اسلام اور مسلمانوں کی نصرت و حمایت کے ضمن میں ایک شاندار نئے دور کا نقطۂ آغاز ھوں گے۔